ہفت وار رسالہ: 342
WEEKLY BOOKLET:342

امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کے ربیع الآخر 1441 ہجری مطابق دسمبر 2019
کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (کراچی) میں مدنی مذاکرے سے پہلے ہونے والے
2 مختلف بیانات کا تحریری گلدستہ (مع ترمیم و اضافہ) بنام

سیرتِ شہنشاہِ بغداد

صفحات 17

پیشکش:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سیرتِ شہنشاہِ بغداد

دعائے عطار: یا اللہ پاک جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”سیرتِ شہنشاہِ بغداد“ پڑھ یا سن لے اسے ہمارے پیارے پیارے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے فیوض و برکات سے مالامال فرما اور اس کی ماں باپ سمیت بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (معجم کبیر، 18/362، حدیث:928)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

قدمِ غوثِ اعظم

حضرت ابو سعید عبدُ اللہ محمد بن ہِبۃُ اللہ تمیمی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں: میں جوانی میں طلبِ علم کے لئے بغداد گیا، اُس زمانے میں ابنِ سقا (نامی شخص) مدرسہ نظامیہ میں میرے ساتھ پڑھا کرتا تھا، ہم عبادت اور صالحین (یعنی اللہ پاک کے نیک بندوں) کی زیارت کرتے تھے، بغداد میں ایک صاحب ”**غوث**“ کے نام سے مشہور تھے اور اُن کی یہ کرامت مشہور تھی کہ جب چاہیں ظاہر ہوں جب چاہیں نظروں سے چُھپ جائیں، ایک دِن میں، ابنِ سقا اور حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی جو کہ ان دنوں جوان تھے، اُن ”**غوث**“ کی زیارت کو گئے، راستے میں ابنِ سقا نے کہا: آج میں اُن غوث سے ایسا مسئلہ پوچھوں گا جس کا جواب اُنہیں نہ

آ ئے گا۔(مَعاذَ اللہ)میں نے کہا: میں بھی ایک مسئلہ پوچھوں گا، دیکھوں کیا جواب دیتے ہیں، حضرت شیخ عبدُ القادر رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: مَعاذَ اللہ! میں اُن کے سامنے اُن سے کچھ پوچھوں، میں تو اُن کے دیدار کی برکتوں کا نظارہ کروں گا۔ جب ہم اُن غوث کے یہاں حاضر ہوئے تو اُن کو اپنی جگہ نہ دیکھا، تھوڑی دیر میں دیکھا تشریف فرما ہیں، ابنِ سقا کی طرف نگاہِ غضب کی اور فرمایا: **"تیری خرابی اے ابنِ سقا! تُو مجھ سے وہ مسئلہ پوچھے گا جس کا مجھے جواب نہ آئے، تیرا مسئلہ یہ ہے اور اُس کا جواب یہ ہے، بے شک میں کفر کی آگ تجھ میں بھڑکتی دیکھ رہا ہوں۔"** پھر میری طرف نظر کی اور فرمایا: اے عبدُ اللہ! تم مجھ سے مسئلہ پوچھوگے کہ میں کیا جواب دیتا ہوں، تمہارا مسئلہ یہ ہے اور اُس کا جواب یہ، ضرور تم پر دُنیا اِتنا گوبر (غلاظت) کرے گی، تم کان کی لو تک اُس میں غرق ہو جاؤ گے، یہ تمہاری بے اَدَبی کا بدلہ ہے۔ پھر حضرت شیخ عبدُ القادر رحمۃُ اللہِ علیہ کی طرف نظر کی، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو اپنے نزدیک کیا اور آپ کی عزت کرتے ہوئے فرمایا: **"اے عبدُ القادر! بے شک آپ نے اپنے حُسنِ اَدب سے اللہ و رسول کو راضی کیا، گویا میں اِس وقت دیکھ رہا ہوں کہ آپ مجمعِ بغداد میں فرما رہے ہیں کہ میرا یہ پاؤں ہر ولیُّ اللہ کی گردن پر اور تمام اولیائے وقت نے آپ کی تعظیم کیلئے گردنیں جھکائی ہیں"**۔ وہ غوث یہ فرما کر ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئے پھر ہم نے اُنہیں نہ دیکھا۔ شیخ عبدُ القادر رحمۃُ اللہِ علیہ پر اللہ پاک کی نزدیکی کی علامات ظاہر ہوئیں، البتہ ابنِ سقا ایک غیر مسلم بادشاہ کی خوبصورت بیٹی پر عاشق ہوا، اُس سے نکاح کا کہا، اُس نے کہا: غیر مسلم ہو جاؤ، اُس بد بخت نے اُس کا مذہب قبول کر لیا، وَالعِیاذُ بِاللہ۔(عبدُ اللہ کہتے ہیں:) رہا میں، میرا دِمَشق جانا ہوا، وہاں سُلطان نورُ الدّین شہید نے مجھے افسرِ اوقاف بننے پر مجبور کیا اور دُنیا بکثرت میری طرف آئی۔ **"اُن غوث کا اِرشاد ہم سب کے بارے میں جو کچھ تھا پورا ہوا"**۔(بہجۃ الاسرار، ص19)

اللہ پاک کے ولی کی بے اَدبی سے ڈریں

فتاویٰ حدیثیہ میں ہے: اُس غیر مسلم بادشاہ نے اِبنِ سقا کو مُرتَد ہو جانے پر اپنی بیٹی تو دے دی مگر جب اِبنِ سقا بیمار پڑا تو اُسے بازار میں پھینکوا دیا، بھیک مانگتا تھا اور کوئی نہ دیتا، ایک شخص جو اُسے پہچانتا تھا، اُس کے پاس سے گزرا اور پوچھا تُو تو حافظ تھا اَب بھی قرآنِ کریم سے کچھ یاد ہے! کہا سب مَحْو ہو گیا (یعنی بھول گیا) صرف ایک آیت یاد رہ گئی ہے۔

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۝۲

ترجَمۂ کنزالایمان: بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش! مسلمان ہوتے۔

(پ14، الحجر:2)

امام ابنِ ابی عَصرون فرماتے ہیں: ایک دن میں اِبنِ سقا کو دیکھنے گیا، اسے اِس حال میں پایا کہ گویا اُس کا سارا بدن آگ سے جلا ہوا ہے، اُس پر موت طاری تھی، میں نے اُسے قِبلے کی طرف کیا تو وہ دوسری طرف پَلَٹ گیا، میں نے پھر قِبلے کو کیا وہ دوبارہ پِھر گیا۔ میں جتنی بار اُسے قبلہ رُخ کرتا وہ پلٹ جاتا یہاں تک کہ قبلے کی دوسری جانب منہ کئے اُس کا دَم نکل گیا، **"وہ اُن غوث کا ارشاد یاد کیا کرتا اور جانتا تھا کہ اُسی گستاخی نے اِس بلا میں ڈالا"**۔ وَالعیاذُ بِاللّٰہ۔

علامہ ابنِ حَجَر ہَیتَمی اور امام یافَعی رحمۃُ اللہِ علیہما فرماتے ہیں: یہ واقعہ برابر خبروں سے ثابت ہے اور اِس کے نقل کرنے والے بکثرت ثِقہ عادل ہیں۔

(فتاویٰ حدیثیہ، ص415 – مرآۃ الجنان، 3/268)

اَلْاَماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا — مَر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا
عَقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے — یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا
مِٹ گئے مِٹتے ہیں مِٹ جائیں گے اَعدا تیرے — نہ مِٹا ہے نہ مِٹے گا کبھی چرچا تیرا
تُو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے — جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

سَمِّ قاتل ہے خُدا کی قسم اُن کا اِنکار مُنکرِ فَضلِ حُضُور آہ یہ لکھا تیرا
بازِ اَشْہَب کی غلامی سے یہ آنکھیں پِھرنی دیکھ اُڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا
(حدائقِ بخشش، ص28،29)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ڈرنے کی بڑی بات

امام ابنِ حَجَر ہَیتَمی مکّی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس واقعے میں اَولیائے کرام پر انکار سے سخت ڈانٹنا (مقصود) ہے اِس خوف سے کہ مُنکِر (یعنی اَولیاءِ کرام کو یا اِن کی کرامات و اختیارات کو نہ ماننے والا) اِس ہلاک کرنے والے فِتنے میں پڑ جائے گا جو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہے، جس سے بدتر کوئی خباثت نہیں جس میں ابنِ سقا پڑ گیا، اللہ پاک کی پناہ۔ ہم اللہ کریم سے اُس کے وجہِ کریم اور اُس کے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وسیلے سے دُعا مانگتے ہیں کہ ہم کو اپنے اِحسان و کرم کے ساتھ اِس سے اور ہر فِتنہ و محنت (آزمائش، رنج) سے اَمان بخشے نیز اِس واقعے میں اِس بات کی بہت زیادہ ترغیب ہے کہ اَولیائے کرام کے ساتھ عقیدت و اَدب رکھیں اور جہاں تک ہو اُن پر نیک گمان کریں۔ (فتاویٰ حدیثیہ، ص415)

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اللہ اپنے محبوبوں کا حُسنِ اَدب روزی کرے (یعنی نصیب کرے) اور اِنہیں کی محبت پر خاتمہ فرمائے اور اِنہیں کے گروہِ پاک میں اُٹھائے، آمین! آمین۔ (فتاویٰ رضویہ، 28/401)

محفوظ سدا رکھنا شَہا! بے ادبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادَبی ہو
(وسائلِ بخشش، ص315)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! اللہ پاک کا ہم پر بڑا فضل و کرم ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے مقبول بندوں اور اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی عزّت و تعظیم کرنے، ان کا عرس مَنانے،

مَزاراتِ مبارکہ پر حاضری دینے اور اِن کی سیرت و شان بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اَولیائے کرام و بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم اللہ پاک کے پسندیدہ بندے ہوتے ہیں، اِن کی ساری زندگی اللہ پاک اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی یاد میں گزرتی ہے، ہمیں بھی اِسی طرح شریعت کے مُطابق زندگی گزارنی چاہئے۔ اللہ پاک اپنے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم پر اپنی رحمتوں کی بارشیں فرماتا رہتا ہے۔

اَولیائے کرام کی شان و عظمت کیلئے ایک قرآنی آیت پیش کرتا ہوں، جیسا کہ پارہ 11 سورۂ یونس آیت نمبر 62 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: سُن لو بے شک اللہ کے وَلیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

دنیا و آخرت کے خوف سے بَری

اِس آیت کی تفسیر میں حضرتِ عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: ”اَولیائے کرام (رحمۃُ اللہِ علیہم) پر دُنیا میں کوئی خوف نہیں نہ ہی وہ آخرت میں غمگین ہوں گے بلکہ اللہ کریم خوشی و عزّت و تکریم کے ساتھ اُن کا اِستقبال فرمائے گا اور اُنہیں ہمیشہ رہنے والی نعمتیں عطا کرے گا۔“ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص361)

مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ ایک آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: رَب تعالیٰ کو گیارہویں بڑی پسند ہے کہ اَولیاءَ اللہ کا ذکر گیارہویں پارے کے گیارہویں رُکوع میں فرمایا ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص343) یعنی یہ آیت جو ابھی بیان کی گئی یہ گیارہویں پارے کے گیارہویں رکوع میں ہے۔

کیا غور جب گیارہویں بارہویں میں | مُعمّا یہ ہم پر کُھلا غوثِ اعظم
تمہیں وَصل بے فصل ہے شاہِ دیں سے | دیا حق نے یہ مرتبہ غوثِ اعظم

(ذوقِ نعت، ص181)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

مختصر تعارف

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہمارے پیارے پیارے پیرو مُرشد سیِّدی حضور غوثِ پاک بہت بڑے وَلیُّ اللہ بلکہ اولیا کے بھی سردار تھے۔ آپ کا مبارک نام"عبدُ القادر" کُنیت"ابو محمد"اور اَلقابات"محیُ الدِّین، محبوبِ سبحانی، غوثُ الثّقلین، غوثُ الاعظم" وغیرہ ہیں، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ 470ھ میں بغداد شریف کے قریب قصبہ جیلان میں رمضانُ المبارک کی پہلی تاریخ کو پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ والدِ محترم کی طرف سے نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، سیّدُ الاَسخِیا، راکبِ دوشِ مصطفٰے، اِمام حَسن مُجتبٰی رضی اللہُ عنہ کے گیارہویں پوتے ہیں۔(بہجۃ الاسرار، ص171 ماخوذاً)

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہ علیہ والدۂ مُحترمہ کی طرف سے اِمامِ عالی مقام، سیدُ الشُّہَداء اِمام حُسین رضی اللہُ عنہ کے بارہویں نواسے ہیں۔ جیسا کہ علّامہ علی قاری رحمۃُ اللہ علیہ نے آپ کی والدۂ ماجدہ کی طرف سے آپ کا نسب شریف بیان کیا ہے۔(نزہۃ الخاطر الفاتر، ص12)

ماشاءَاللہُ الکریم اس معاملے میں بھی گیارہویں، بارہویں کی نسبت ہے۔

کیا غور جب گیارہویں بارہویں میں   مُعما یہ ہم پر کُھلا غوثِ اعظم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

میرے مُرشِد، میرے پیر، پیروں کے پیر، پیرِ دستگیر، روشن ضمیر، غوثُ الصَّمَدانی، قطبِ ربّانی، محبوبِ سُبحانی، قِندیلِ نورانی، شیخ ابو محمد عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ رمضان شریف کی پہلی تاریخ کو پیر کے دِن صبحِ صادِق کے وَقت دُنیا میں تشریف لائے، اُس وَقت میرے پیر و مرشد، پیروں کے پیر شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہونٹ مبارک ہِل رہے تھے اور"اللہ، اللہ"کی آواز آرہی تھی۔(الحقائق فی الحدائق، 1/139)

غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی وِلادت شریف کے معاملے میں بھی بارہویں والے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مناسبت ہے کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی پیر شریف کے دن صبحِ صادق کے وقت پیدا ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

گیارہ سو بچّے

میرے مُرشد حضور غوث پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ جس دِن پیدا ہوئے اُس دِن جِیلان شریف میں گیارہ سو بچّے پیدا ہوئے وہ سب کے سب لڑکے تھے اور سارے کے سارے وَلیُّ اللہ بنے۔ (تفریح الخاطر، ص15)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا اولیا مَلتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

شرح کلامِ رضا: یعنی اے غوث پاک! آپ کے سر مبارک کی عظمت کو کون سمجھ سکتا ہے، آپ کے پاؤں کے تلوے جو زمین پر لگتے ہیں، آپ کے تلووں کی یہ شان ہے کہ اولیائے کرام آپ کے مبارک تلووں سے اپنی آنکھیں ملتے ہیں۔

نَبَوی مِینھ عَلَوی فَصل بَتُولی گلشن حَسَنی پھول حُسینی ہے مہکنا تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب میرے مُرشدِ کریم، حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ لَڑکپَن میں کھیلنے کا ارادہ فرماتے، تو غیب سے آواز آتی: اے عبدُ القادِر! ہم نے تجھے کھیلنے کے واسِطے نہیں پیدا کیا۔ (الحقائق فی الحدائق، ص140) جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ مَدرَسہ تشریف لے جاتے تو آواز آتی: ”اللہ کے وَلی کو جگہ دے دو۔“

(بہجۃ الاسرار، ص48 ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

آپ کو ”غوث“ کیوں کہا جاتا ہے

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! لفظِ ”غوث“ کے معنیٰ ہیں ”فریاد رَس“ یعنی فریاد کو پہنچنے والا چونکہ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ اللہ پاک کی عَطا سے، اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے غریبوں، بے کسوں اور ضرورت مندوں کے مدد گار ہیں اِسی لئے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو ”غوثِ اعظم“ کہا جاتا ہے۔ آپ کو ”پیرانِ پیر دستگیر“ کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ (غوثِ پاک کے حالات، ص 15 ملخصًا)

خاندانِ غوثِ پاک

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہمارے پیارے پیارے پیر و مُرشد سرکارِ بغداد، حضور غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے والدِ محترم کا نام ”ابو صالح موسیٰ جنگی دوست“ تھا اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی والدۂ محترمہ کا نامِ مبارک ”اُمُّ الخیر فاطمہ رحمۃُ اللہِ علیہا“ تھا۔ سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے والدِ محترم جیلان شریف کے بڑے بزرگانِ دِین میں سے تھے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا لقب ”جنگی دوست“ اِس لئے ہوا کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ خالصتاً اللہ پاک کی رِضا کے لئے دُنیاوی خواہشات سے دور رہنے کے ساتھ ساتھ شرعی و دینی معاملات میں خوب محنت و مَشَقَّت کرنے میں اپنے زمانے میں بے مثال تھے، نیکی کی دعوت دینے اور گناہوں سے بچانے میں مشہور تھے اور اِس معاملے میں اپنی جان کی بھی پروا نہ کیا کرتے تھے، چنانچہ

شراب کے مَٹکے توڑ دیئے

ایک دن آپ رحمۃُ اللہِ علیہ جامع مسجد جارہے تھے کہ خلیفۂ وقت کے چند مُلازِم شراب کے مٹکے نہایت احتیاط کے ساتھ سروں پر اُٹھائے جارہے تھے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے جب اُن کی طرف دیکھا تو جَلال میں آگئے اور اُن مٹکوں کو توڑ ڈالا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے رُعب

اور بُزرگی کے سامنے کسی ملازم کو بات کرنے کی جرأت نہ ہوئی، اُنہوں نے خلیفۂ وقت کے سامنے سارا ماجرا کہہ سنایا تو خلیفہ نے کہا: "سیّد موسیٰ (رحمۃُ اللہِ علیہ) کو فوراً میرے دربار میں پیش کرو" حضرت سیّد موسیٰ یعنی غوثِ پاک کے والدِ محترم رحمۃُ اللہِ علیہ دَربار میں تشریف لائے، خلیفہ اُس وقت غصّے میں بھرا ہوا کرسی پر بیٹھا تھا، اس نے لَلکار کر کہا: "آپ کون ہوتے ہیں میرے ملازمین کی محنت ضائع کرنے والے؟" حضرت سیّد موسیٰ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: "میں مُحتَسِب (یعنی حساب لینے والا) ہوں اور میں نے اپنا فرضِ مَنصبی ادا کیا ہے۔" خلیفہ نے کہا: "آپ کس کے حکم سے مُحتَسِب مُقرّر کئے گئے ہیں؟" حضرت سیّد موسیٰ رحمۃُ اللہِ علیہ نے رُعب دار لہجے میں جواب ارشاد فرمایا: "جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔" آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِس کہنے پر خلیفہ پر ایک دم رِقّت طاری ہوئی، وہ گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد سر اُٹھا کر نرمی کے ساتھ عرض کیا: یا سیّدی (اے میرے آقا)! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف اور نَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر (نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کے عِلاوہ مٹکوں کو توڑ ڈالنے میں کیا حکمت ہے؟ ارشاد فرمایا: "تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے اور تمہیں دُنیا اور آخرت کی رُسوائی اور ذِلّت سے بچانے کی خاطر۔" خلیفہ پر آپ کی اِس حِکمت بھری گفتگو کا بہت اَثر ہوا اور متاثر ہو کر آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوا: "عالی جاہ! آپ میری طرف سے بھی محتسب مقرّر رہیں۔" والدِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے مُتَوکِّلانہ انداز میں ارشاد فرمایا: "اللہ پاک کی طرف سے جب میں مقرّر ہوں تو پھر مجھے مخلوق کی طرف سے مقرّر ہونے کی ضرورت ہی کیا ہے۔" اُسی دن سے آپ "جنگی دوست" کے لَقب سے مشہور ہوگئے۔ (سیرت غوث الثقلین، ص53)

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابنِ ابی القاسم ہے　　　کیوں نہ قادِر ہو کہ مُختار ہے بابا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص20)

نانائے غوثِ پاک

حضورِ غوثِ پاک حضرتِ شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے نانا جان حضرت عبدُ اللہ صَومَعی رحمۃُ اللہِ علیہ جیلان شریف کے اولیائے کرام میں سے تھے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نہایت پرہیز گار ہونے کے علاوہ صاحبِ فضل و کمال اور بہت بڑے عالِم بھی تھے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ مُستَجابُ الدّعْوَات تھے (یعنی آپ کی دعائیں قبول ہوا کرتی تھیں)۔(بہجۃالاسرار، ص171، 172)

نانا جان کی کرامت

بہجۃُ الاسرار شریف میں ہے: حضرت عبدُ اللہ قَزوِینی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے بعض جاننے والے ایک قافلے کے ساتھ سَمَرقَند کی طرف جارہے تھے جب صحرا میں پہنچے تو ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا اُنہوں نے اِس مشکل وقت میں شیخ عبدُ اللہ صَومَعی رحمۃُ اللہِ علیہ کو پُکارا تو نانائے غوثِ پاک حضرت عبد اللہ صَومعی رحمۃُ اللہِ علیہ اَچانک وہاں تشریف لے آئے اور "سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَّبُّنَااللہ" پڑھا تو ڈاکو پہاڑوں پر چڑھ گئے اور کچھ جنگل کی طرف بھاگ نکلے۔(بہجۃالاسرار، ص172 ملخصًا)

پھوپھی جان کی کرامت

حضورغوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی پھوپھی جان کی کُنْیت "اُمِّ محمد" اورنامِ مبارک "عائشہ بنت عبدُ اللہ" تھا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہا نیک اور باکرامت خاتون تھیں۔ لوگ اپنی مُشکلات میں دُعائیں کرانے کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جیلان میں قَحْط پڑ گیا (اَناج میں کمی ہوگئی) لوگوں نے نمازِ اِستِسقاء (بارش کی دعا مانگنے کیلئے پڑھی جانے والی نماز) پڑھی، لیکن بارش نہ ہوئی تو پیر و مرشد حضورغوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی پھوپھی جان حضرتِ سیِّدہ عائشہ بنت عبدُ اللہ رحمۃُ اللہِ علیہا کے گھر آئے اور آپ سے بارش کے لئے دُعا کی درخواست

کی۔ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی پھوپھی جان اپنے گھر کے صحن کی طرف تشریف لائیں اور زمین پر جھاڑو دے کر دُعا مانگی: ”اے رَبُّ الْعَالَمِین! میں نے جھاڑو دے دیا اور اَب تُو چِھڑکاؤ فرمادے۔“ کچھ ہی دیر میں آسمان سے اِس قدر بارش ہوئی جیسے مَشک کا منہ (پانی کا نَل) کھول دیا جائے، لوگ اپنے گھروں کو اِس حال میں واپس آئے کہ تمام کے تمام پانی سے تر تھے اور جیلان خوشحال ہو گیا۔ (بہجۃ الاسرار، ص173)

سیّد و عالی نَسب در اولیاء است　　نورِ چشمِ مُصطفٰے و مُرتضٰے است

اولادِ مُبارَک

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی مبارک اولاد کی ظاہری باطنی تعلیم و تربیت پر خُصوصی توجّہ فرمائی، اِسی وجہ سے اِن میں سے اکثر آسمانِ علم و فضل پر آفتاب بن کر چمکے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے بعض صاحبزادگان کے نام یہ ہیں: سیّد عبدُ الوہّاب، سیّد عبدُ الرّزاق، سیّد عبدُ العزیز، سیّد محمد یحیی، سیّد محمد عبدُ اللہ، سیّد عبدُ الجبّار، سیّد محمد موسیٰ، سیّد محمد عیسیٰ، سیّد محمد ابراہیم، سیّد محمد رحمۃُ اللہِ علیہم۔

زُبدۃُ الآثار میں ہے: آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی اولادِ پاک سے لوگوں کو کس قدر عِلمی فیض حاصل ہوا اور کس قدر بڑے بڑے علمائے زمانہ نے اِن سے سیکھا، اس قسم کے علمی کمالات اور روحانی فیض کسی اور بُزرگ کی اولاد سے دیکھنے میں نہیں آئے۔ (زبدۃ الآثار، ص41)

برادرِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایک بھائی بھی تھے جن کا نام سید ابو احمد عبد اللہ تھا۔ یہ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ سے عمر میں چھوٹے تھے اور علم و تقویٰ سے کافی حصّہ ملا تھا مگر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ جوانی میں فوت ہوگئے تھے۔ (مرآۃ الجنان، 3 / 265 ملخصاً) حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا خاندان نیکوں کا گھرانا تھا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے نانا جان، دادا جان، والدِ محترم،

والدۂ محترمہ پھوپھی جان، بھائی اور صاحبزادگان سب مُتّقی وپرہیزگار تھے، اِسی وجہ سے لوگ آپ کے خاندان کو ''اَشراف کا خاندان'' کہتے تھے۔

سلطنت کی قیمت جَو کے برابر بھی نہیں

شہنشاہِ بغداد حضورغوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں شاہِ سنجر والیٔ مُلکِ نیم روز (نیم روز مُلک کے بادشاہ) نے خط بھیجا کہ میں ملک کا کچھ علاقہ بطورِ جاگیر آپ کو دینا چاہتا ہوں تاکہ آپ بھی میری طرح عیش و آرام کی زندگی بسر کریں، سیّدی ومرشدی حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس کے جواب میں (فارسی میں) ایک رُباعی (چاراشعار) لکھ بھیجی (جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے:)

اگر میرے دل میں مُلکِ سنجر کی کچھ بھی ہوس ہو تو شاہِ سنجر کے کالے رنگ کے تاج کی طرح میرا بخت سیاہ ہوجائے یعنی میری قسمت بھی کالی پڑ جائے اِس لیے کہ جب مجھے دولتِ نیم شب (شب بیداری ویادِ حق) کی سلطنت حاصل ہے، سلطنتِ نیمروز کی قیمت میری نظر میں جَو کے دانے کے برابر بھی نہیں۔ (اخبار الاخیار، ص204 ملخصاً)

اُن کا منگتا پاؤں سے ٹُھکرا دے وہ دُنیا کا تاج
جس کی خاطر مر گئے مُنْعِم رگڑ کر ایڑیاں

سیدی مرشدی غوثِ اعظم دستگیر، حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ سے کسی نے پوچھا: ''آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے آپ کو وَلی کب سے جانا؟'' ارشاد فرمایا کہ ''میری عمر دس (10) سال کی تھی، میں اپنے گھر سے مَکْتَب (یعنی مدرسے) میں پڑھنے جاتا تو فرشتوں کو دیکھتا، جو لڑکوں سے کہہ رہے ہوتے تھے کہ ''اللہ کے وَلی کے بیٹھنے کے لیے جگہ کُشادہ کرو۔''

(بہجۃ الاسرار، ص48)

فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے
یہ دربارِ الٰہی میں ہے رُتبہ غوثِ اعظم کا
(قبالۂ بخشش، ص96)

ہیں پیرِ پیراں غوثِ پاک ہیں میرِ میراں غوثِ پاک
محبوبِ سُبحاں غوثِ پاک ولیوں کے سلطاں غوثِ پاک
محبوبِ یَزداں غوثِ پاک سلطانِ ذیشاں غوثِ پاک
مشکل ہو آساں غوثِ پاک دو درد کا درماں غوثِ پاک
فرماؤ احساں غوثِ پاک راحت کا ساماں غوثِ پاک
بُلواؤ جاناں غوثِ پاک بن جاؤں مہماں غوثِ پاک
جس وقت چلے جاں غوثِ پاک یا پیر! ہو احساں غوثِ پاک
پورا ہو جاناں غوثِ پاک دیدار کا ارماں غوثِ پاک
ہو جائے مری جاں غوثِ پاک بس آپ پہ قرباں غوثِ پاک
ٹَل جائے شیطاں غوثِ پاک بچ جائے ایماں غوثِ پاک
اُف! حشر کا میداں غوثِ پاک لو زیرِ داماں غوثِ پاک
ہو میری جاناں غوثِ پاک بخشش کا ساماں غوثِ پاک

(وسائلِ فردوس، ص59)

اعلانِ غوثِ اعظم

حافظ ابو العِز عبدُ المُغیث بن ابو حَرَب بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہم بغداد میں غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے اجتماع "رباط حلبہ" میں حاضر تھے اُس وقت عراق کے اَکثر مَشائخ رحمۃُ اللہِ علیہم بھی موجود تھے اور حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ بیان فرمارہے تھے کہ اُسی وقت آپ نے فرمایا **"قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ یعنی میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے"** یہ سُن کر حضرت سیدنا شیخ علی بن ہَیْتی رحمۃُ اللہِ علیہ اُٹھے اور منبر شریف کے پاس جاکر غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھ لیا۔ اِن کے بعد تمام حاضرین نے آگے بڑھ کر اپنی گردنیں جُھکادیں۔(بہجۃ الاسرار، 21، 22 ملخصًا)

یہ دِل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سَر ہے جہاں چاہو رکھو قدمِ غوثِ اعظم

قدم کیوں لیا اَولیا نے سَروں پر تمہیں جانو اِس کے حِکَم غوثِ اعظم
دمِ نزع سرہانے آجاؤ پیارے تمہیں دیکھ کر نکلے دَم غوثِ اعظم
کوئی دَم کے مہماں ہیں آجاؤ اس دَم کہ سینے میں اٹکا ہے دَم غوثِ اعظم
دمِ نزع آؤ کہ دَم آئے دَم میں کرو ہم پہ لِّیں دَم غوثِ اعظم
تمہارے کرم کا ہے نوری بھی پیاسا ملے یَم سے اِس کو بھی نَم غوثِ اعظم

(سامانِ بخشش، ص126 تا 128)

عبدُ القادر نے سچ کہا

امام اَبُوالْحَسَن علی شَطَنُوفی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضور پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دیدار مبارک سے شیخ خلیفۂ اکبر رحمۃُ اللہِ علیہ بکثرت مُشَرَّف ہوا کرتے تھے: اُنہوں نے فرمایا: خُدا کی قسم! بیشک میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو (خواب میں) دیکھا عرض کی: یارسولَ اللہ! شیخ عبدُ القادر نے فرمایا کہ میرا پاؤں ہر ولیُّ اللہ کی گردن پر، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: **"عبدُ القادر نے سچ کہا اور کیوں نہ ہو کہ وُہی قُطُب ہیں اور میں اُن کا نگہبان۔"** (بہجۃ الاسرار، ص27)

سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بارگاہِ غوثیت میں انتہائی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کلبِ بابِ عالی (یعنی اُس مبارک گھر کا کُتا یعنی وَفادار غلام) عرض کرتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ نے ہمارے آقا کو اِس کہنے کا حکم دیا، کہتے وقت اُن کے قلبِ مبارک (یعنی مبارک دِل) پر تجلّی فرمائی، نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خِلْعَت (قیمتی پوشاک) بھجوائی، تمام اَولیا جمع کئے گئے، سب کے مُواجَہ میں (یعنی سامنے) پہنائی گئی۔ فرشتے جمع ہوئے، رِجالُ الْغَیب (یہ بھی اولیائے کرام کی ایک قسم ہے) نے سلامی دی۔ تمام جہان کے اولیا نے گردنیں جُھکا دیں۔ اَب جو چاہے (اِس سے) راضی ہو، جو چاہے ناراض۔ (فتاویٰ رضویہ، 28/385 ملخصاً)

سروں پر جِسے لیتے ہیں تاج والے تمہارا قدم ہے وہ یا غوثِ اعظم

لپٹ جائیں دامن سے اُس کے ہزاروں پکڑ لے جو دامن ترا غوثِ اعظم

(ذوقِ نعت، ص183)

سر پر ہی نہیں بلکہ آنکھوں پر

چشتی سلسلے کے عظیم پیشوا خواجہ غریب نواز معینُ الدّین چشتی اَجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی جوانی کے دِنوں میں مُلک خُراسان کے پہاڑ کے غار میں عبادت کرتے تھے، حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے جب بغداد شریف میں یہ فرمایا: **"قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہ یعنی میرا یہ قدم ہر ولیُّ اللہ کی گردن پر ہے"** تو اُس وقت خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ نے (وہیں بیٹھے بیٹھے یہ سُن کر) اپنا سر جُھکا لیا اور فرمایا: **"بَلْ عَلٰی رَاْسِیْ یعنی بلکہ میرے سَر پر۔"**

(سیرت غوث الثقلین، ص89)

جب سے تُو نے قدمِ غوث لیا ہے سر پر اَولیا سر پہ قدم لیتے ہیں شاہا تیرا

مُحیِ دیں غوث ہیں اور خواجہ معینُ الدّیں ہے اے حَسَن کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

(ذوقِ نعت، ص29)

اپنی طرف سے نہیں فرمایا

امام ابنِ حَجَر مَکّی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں: کبھی اولیا کو کلماتِ بُلند (بڑی بڑی باتیں) کہنے کا حکم دیا جاتا ہے کہ جو اُن کے بُلند مقامات سے ناواقف ہے اُسے پتا چلے یا شُکرِ الٰہی اور اُس کی نعمت کا اظہار کرنے کے لئے جیسا کہ حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے لئے ہوا کہ اُنہوں نے اپنے بیان میں اَچانک فرمایا کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر، فوراً تمام دُنیا کے اَولیا نے قبول کیا اور ایک گروہ نے روایت کیا ہے کہ سب اولیائے جنّ نے بھی اور سب نے اپنے سَر جھکا دیئے۔ (فتاویٰ حدیثیہ، ص414)

بہت سے عارفینِ کرام (اللہ پاک کی پہچان رکھنے والے بزرگوں) نے فرمایا ہے کہ حضور شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے **"قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہ"** اپنی طرف سے نہ

فرمایا بلکہ اللہ پاک نے ان کی قُطبِیَّتِ کُبریٰ ظاہر فرمانے کے لئے اُنہیں فرمانے کا حکم دیا۔ لہذا کسی ولی کو گنجائش نہ ہوئی کہ گردن نہ جُھکاتا اور قدم مبارک اپنی گردن پر نہ لیتا بلکہ کئی روایتوں سے ہے کہ بہت سے پہلے کے اَولیائے کرام نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہِ علیہ کی ولادتِ مبارکہ سے تقریباً سو سال پہلے خبر دی تھی کہ عنقریب عَجَم میں ایک صاحبِ عظیم پیدا ہوں گے اور یہ فرمائیں گے کہ **"میرا یہ پاؤں ہر ولیُّ اللہ کی گردن پر"** تو اُس وقت کے تمام اولیا اُن کے قدم کے نیچے سر رکھیں گے اور اُس قدم کے سائے میں داخل ہوں گے۔

(فتاویٰ حدیثیہ، ص414)

غوث پر تو قدم نبی کا ہے اُن کے زیرِ قدم وَلی سارے
ہر وَلی نے یہی پکارا ہے واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
اُن کا دشمن خدا کا ہے مقہور اُس کی رحمت سے ہوگیا وہ دُور
بُغض میں جس نے سَر اُبھارا ہے واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

(وسائل بخشش، ص579)

وِلایت نُبُوّت سے بڑھ کر نہیں

غوثِ پاک رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے تھے کہ ہر ایک ولی کسی نہ کسی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے نانا یعنی نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدم پر ہوں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جہاں سے قدم اُٹھایا میں نے وہیں اپنا قدم رکھا مگر میں نُبُوّت کے قدم کی جگہ قدم نہیں رکھ سکتا، کیونکہ یہ مقام انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے لیے خاص ہے۔(بہجۃ الاسرار، ص51)

قصیدۂ غوثیہ میں حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

وَ كُلُّ وَلِيٍّ لَّهُ قَدَمٌ وَ اِنِّيْ عَلٰى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

ترجمہ: ہر وَلی میرے قدم بَقدم ہے اور میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نقشِ قدم پر ہوں جو آسمانِ کمال کے بدرِ کامل (یعنی چودھویں کے چاند) ہیں۔

مصطفٰے کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا جس نے دیکھا مِری جاں جلوۂ زیبا تیرا
(حدائقِ بخشش، ص19)

سروں پر جسے لیتے ہیں تاج والے

حضرت سید احمد کبیر رِفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے کہا میری گردن پر اور کہا یہ چھوٹا سا احمد بھی اُنہیں میں ہے جن کی گردن پر غوث پاک کا پاؤں ہے، اِس کہنے اور گردن جُھکانے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا کہ اِس وقت حضرت شیخ عبد القادر رحمۃُ اللہِ علیہ نے بغداد شریف میں ارشاد فرمایا ہے کہ **"میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے"** لہٰذا میں نے بھی سر جھکایا اور عرض کی کہ یہ چھوٹا سا احمد بھی اُنہیں میں ہے، (سہروردیہ سلسلے کے پیرانِ پیر) شیخ عبدُ القاہِر ابو النَّجِیب سُہروردی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنا سر مبارک جھکا دیا اور کہا (گردن کیسی) میرے سر پر میرے سر پر۔ سید اَبُومَدیَن شعیب مَغْربی رحمۃُ اللہِ علیہ نے سر مبارک جھکایا اور کہا میں بھی اُنہیں میں ہوں، الٰہی! میں تجھے اور تیرے فرشتوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے **"قَدَمِیْ"** کا ارشاد سُنا اور حکم مانا۔ شیخ عبدُ الرّحیم قناوِی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی گردن مبارک بچھائی اور کہا سچ فرمایا سچے مانے ہوئے سچے نے۔ (فتاویٰ حدیثیہ، ص414)

شیخ حمّاد رحمۃُ اللہِ علیہ جو کہ حضور غوثِ اعظم کے مَشائخ (بزرگوں میں) سے ہیں، ایک دِن اُنہوں نے غوثِ پاک کی غیر موجودگی میں فرمایا، "اِس جوان سیّد کا قدم تمام اولیا کی گردن پر ہوگا اِنہیں اللہ حکم دے گا کہ فرمائیں میرا یہ پاؤں ہر وَلِیُّ اللہ کی گردن پر اور اِن کے زمانے میں سب اَولیاءَ اللہ اُن کے لئے سر جھکائیں گے اور اِن کے (عظیم) مرتبے کے ظاہر ہونے کے سبب اِن کی تعظیم کریں گے۔ (نزہۃ الخاطر الفاتر، ص24)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار رسالہ مطالعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ / خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت الحاج ابو اُسید عُبید رضا مدنی مُدَّ ظِلُّہُ العالی کی جانب سے ہر ہفتے ایک رسالہ پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ماشاءَ اللہ الکریم! لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں یہ رسالہ پڑھ یا سُن کر امیرِ اہلِ سنّت / خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت کی دُعاؤں سے حصہ پاتے ہیں۔ یہ رسالہ Audio میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.Dawateislami.net یا Read and listen Islamic book ایپلی کیشن سے فری ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ ثواب کی نیت سے خود بھی پڑھیں اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم کریں۔

(شعبہ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ)

978-969-722-614-6
01082468

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net